لیا ہو مگر چونکہ یہ عقیدہ اصل مفہوم کلام ربانی کے خلاف ہے اسلئے مولوی ابراہیم ہو یا کوئی اور اس عقیدہ کو قرآنی الفاظ سے ثابت نہیں کر سکتے چنانچہ مولوی ابراہیم صاحب بھی اسقدر استدلال کے بعد جس کی حقیقت ہم ظاہر کر چکے ہیں تھک کر بیٹھ گئے ہیں۔ اور باوجود اہلحدیث بننے کے کسی حدیث سے بھی اپنے عقیدہ کو ثابت نہ کر سکے۔ (باقی آئندہ)

سید صادق حسین مختار عدالت اٹاوہ

السلمان منّا اہل البیت

شیعوں کا سوال ہے کہ حضرت میرزا صاحب نے جو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہونے کے باعث مہدویت کا دعویٰ کیا ہے اور السلمان منا اہل البیت کی حدیث سے اپنا اہل بیت ہونا استدلال کیا ہے اسکا ثبوت کتب معتبرہ شیعہ سے دیا جائے۔

واضح ہو کہ مُلّا باقر مجلسی کی کتاب حیوٰۃ القلوب میں اور محقق ابن بابویہ کی کتاب اکمال الدین میں سلمان فارسی کا حال بڑے شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہوا ہے اور اسی طرح دوسری کتابوں میں بھی ہے اور امید نہیں کہ کسی عالم شیعہ کو سلمان فارسی کی بزرگی اور علو منزلت اور اُن کے اہل بیت میں سے ہونے سے انکار ہو۔

اوّل مروایت حضرت امام موسیٰ بن جعفر محقق ابن بابویہ سلمان کے ایمان لانیکی کیفیت میں خود انکی زبانی لکھتے ہیں۔ کہ وہ شیراز کے دہقان زادوں میں سے تھے اصل عبارت من مردے بودم از اہل شیراز از دہقان زادہائے بزرگان ایشان بودم حیوٰۃ القلوب باب ۵۹ صفحہ ۶۰۱ مطبوعہ نول کشور یہی روایت جو بہت طول طویل ہے۔ کتاب اکمال الدین کے باب ۲۰ مطبوعہ ایران صفحہ ۹۹ میں بھی ہے

صحاح ستّہ میں ایک حدیث میں مہدی موعود کی بابت بھی آیا ہے کہ وہ دہقان ہوگا

حارث حراث حضرت میرزا صاحب بھی بڑے بھارے زمیندار تھے

دوم رجال کشی وغیرہ امام صادق سے روایت کرتے ہیں کہ سلمان نے علم اول و آخر کو پا لیا اور علم

کے وہ ایک دریا تھے جو کہ ختم ہونے میں نہ آتا تھا اور وہ ہمارے اہلبیت سے تھے اصل عبارت سلمان علم اول و آخر را دریافت و او دریائے بود از علم کہ ختم نمیشد و او از ما اہلبیت است حیوۃ القلوب صفحہ ۶۰۹
سلمان درگاہِ خدا است و در زمین ہر کہ او را بشناسد مومن است ہر کہ انکار نماید کافر است و بدرستیکہ سلمان از ما اہلبیت است صفحہ ۶۰۹ کہ سلمان خدا کی درگاہ ہے زمین میں جو اسکو پہچانے مومن ہے اور جو اس سے انکار کرے کافر ہے۔ آجکل حضرت مرزا صاحب کے ماننے اور نہ ماننے پر بحث ہو رہی ہے امید ہے کہ ناظرین اس حدیث کو دلچسپی سے دیکھیں گے۔ یہ روایت شیخ مفید سے رجال کشی میں بسندہائے معتبر امام محمد باقر سے روایت کی گئی ہے۔

کشی بسند معتبر روایت کردہ است کہ روزے نزد حضرت امام محمد باقرؑ نام بردند سلمان فارسی را حضرت فرمود کہ او سلمان محمدی است بدرستیکہ سلمان از ما ست اہلبیت حیوۃ القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۱

سوم دوازدہ امام علیہم السلام کو شیعہ خواہ بقول مورخ ناسخ التواریخ انبیاء سے بھی افضل جانیں مگر خود ائمہ نے اپنی بابت جو کچھ فرمایا اور اصول کافی کتاب الحجۃ میں اسکا بیان ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام محدّث تھے جو رسول اور نبی سے دوسرے درجہ پر ہوتے ہیں یہ بھی شیعہ کا اعتقاد ہے کہ دوازدہ امام کے بغیر کوئی امام نہیں ہے خواہ خود ان اماموں کے بھائی ہوں یا عزیز ہوں یا بزرگ ہوں حتّٰی کہ ان کے رتبہ کو حضرت سید الشہدا حمزہؓ اور حضرت جعفر طیارؓ بھی نہیں پہنچ سکتے حضرت عباس اور عقیل کا تو ذکر ہی نہیں لیکن اسی کیساتھ تعجّب پر تعجّب ہے کہ سلمان فارسی کو بھی محدث کہا گیا ہے چنانچہ فاضل مجلسی نے لکھا ہے و کشی بسند معتبر از حضرت امام محمد باقر روایت کردہ است کہ علیؑ بن ابی طالب محدث بود و سلمانؓ محدّث بود یعنی ملائکہ با ہر دو سخن میگفتند۔ دیکھو حیوۃ القلوب صفحہ ۶۱۴

اور سب مخالف و موافق جانتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے بھی محدث ہونیکا جو دعوٰی فرمایا وہ بیجا نہ تھا بقول الولد سر لابیہ۔

معلوم ہوگیا کہ شیعوں نے جو امامت کا منصب صرف بارہ اماموں تک محدود رکھا ہوا ہے اور کسی اور بزرگ دین کو امام کہنے سے برا مناتے ہیں یہ سراسر درست نہیں ہے

چہارم۔ صحاح ستہ کی وہ حدیث جسکا ماحصل یہ ہے کہ آنحضرت نے سلمان فارسی سے فرمایا تھا کہ اگر ایمان ثریا کو اٹھ جائے جب بھی سلمان کی قوم سے ایک شخص اٹھیگا اور ایمان کو پالیگا اور اس حدیث کا مصداق حضرت مرزا صاحب نے اپنے آپکو ظاہر کیا یہی حدیث دو تین طرح سے کتب شیعہ میں بھی موجود ہے۔ اول تفسیر عمدة البیان اردو مولوی سید عمار علی صاحب مجتہد کی میں زیر آیت و آخرین منہم لما یلحقوا بہم لکھا ہے کہ رسول خدا سے بعد نازل ہونے اس آیت کے لوگوں نے پوچھا کہ یا رسولِ خدا وہ کون لوگ ہونگے حضرت نے دست مبارک اپنا سلمان فارسی کے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا۔ اگر ایمان ثریا پر لٹکا ہو تو اسکو لیوینگے اس قوم کے آدمی یعنی فارس کے باشندے مطبوعہ دہلی صفحہ ۴۷

تفسیر صافی میں جس میں بالخصوص آئمہ کرام کی احادیث معتبرہ سے تفسیر کرنیکا التزام کیا گیا ہے زیر آیت یستبدل قوما غیرکم ثم لایکونوا امثالکم بحوالہ تفسیر مجمع البیان طبرسی لکھا ہے کہ بعض صحابہ رضؓ نے آنحضرت سے دریافت کیا۔ کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں تو اسوقت سلمان فارسی آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپنے سلمان فارسی کی ران پر ہاتھ مارا۔ اور فرمایا کہ یہ مراد ہیں۔ اور اسکی قوم قسم ہے۔ اس خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر ایمان ثریا سے بھی منوط ہو گا تو اسکو پائے گا۔ ایک شخص فارسی اصل روایت یوں ہے۔ ان ناسًا من اصحاب رسول اللہ قالوا یا رسول اللہ من ھٰؤلاء الذین ذکر اللہ فی کتابہ وکان سلمان الی جنب رسول اللہ فضرب بیدہ علی فخذ سلمان فقال ھٰذا وقومہ الذی نفسی بیدہ لوکان الایمان منوطًا بالثریا لتناولہ رجل من فارس